ناول

ناول انگریزی زبان کا لفظ ہے اور اطالوی زبان کے لفظ ''ناویلا'' سے مشتق ہے۔ناویلا کے معنی نیا کے ہیں۔ناول انگریزی ادب کے زیرِ اثر اُردو میں آیا۔اُردو ادب کی دوسری بیشتر اصناف کی طرح ناول کی بھی کوئی جامع ،مکمل اور حتمی تعریف ممکن نہیں ہے۔موضوع کے اعتبار سے دورِ حاضر میں ناول کی ایک سادہ سی تعریف یہ کی گئی ہے کہ یہ ایک ایسا نثری قصہ ہے جس میں عصری عہد کے پیش منظر میں فرد اور سماج کی کشمکش دکھائی گئی ہو۔

ناول نگاری مخصوص نقطہ نگاہ سے زندگی کی تصویر کشی کرنے کا ایک انوکھا فن ہے۔حقیقت کو تخلیق کا روپ دے کر یا تخلیق کو حقیقت کا جامہ پہنا کر کچھ اس طرح پیش کرنا قصے کی حیثیت سے اُس کے تمام اجزاء میں تال میل اور ہم آہنگی قائم رہے۔ ناول کا فن کہلاتا ہے فنی اور بنیادی اعتبار سے ناول کے نمایاں اجزائے ترکیبی پلاٹ ،کردار، مکالمہ، منظر نگاری، نظریہ، اور موضوع ہیں۔1860ء کے آس پاس ڈپٹی نذیر احمد نے اُردو کا اولین ناول ''مراۃ العروس'' لکھا۔نذیر احمد کے بعد حالی کا مجالس النساء رتن ناتھ سرشار کا فسانہ آزاد، سجاد حسین کا حاجی بغلول، محمد ہادی رسوا کا امراؤ جان ادا، پریم چند کے چوگانِ ہستی، میدانِ عمل، گئو دان، عصمت چغتائی کا ضدی، قرۃ العین حیدر کا آگ کا دریا، خدیجہ مستور کا آنگن، کرشن چندر کا آتش چنار اور مٹی کے صنم اُردو زبان و ادب میں ناول کے ارتقائی مدارج کے سنگِ میل سمجھے جاتے ہیں۔

کرشن چندر

کرشن چندر کی ولادت 23 نومبر 1912ء کو بھرت پور راجستھان میں ہوئی۔ ان دنوں اُن کے والد میڈیکل آفیسر تھے۔ کرشن چندر کے بچپن میں ہی وہ ملازمت کے سلسلے میں پونچھ آگئے اور اپنے تمام اہل خانہ کو ساتھ لے کر کافی برسوں تک کے لئے مقیم ہوگئے۔ کرشن چندر نے آٹھویں تک کی اپنی پڑھائی کا سارا عرصہ پونچھ کے مشہور اسکول وکٹوریہ جوبلی ہائی سکول میں گزارا جو تقسیم وطن کے بعد اسلامیہ اسکول پونچھ کہلایا۔

سولہ برس کی عمر میں کرشن چندر کو اعلیٰ اور بہتر تعلیم کے لئے جان سے عزیز پونچھ کو چھوڑ کر 1929ء میں لاہور روانہ ہونا پڑا۔ جہاں انہوں نے فارمن کرسچن کالج سے ایف ایس سی کرنے کے فوراً بعد 1933ء میں بی اے کرلیا۔ بعد ازاں انہوں نے ایم اے انگریزی کی ڈگری بھی حاصل کی اور لاء کالج لاہور سے 1937ء میں قانون کی ڈگری ایل ایل بی بھی مکمل کرلی۔ کرشن چندر کے افسانے اس وقت کے مشہور اُردو مسائل وجرائد ہمایوں، ادبی دُنیا، ادبِ لطیف، شاہکار، نیرنگِ خیال، عالمگیر وغیرہ میں چھپتے رہے۔ 1939ء میں اُن کا پہلا افسانوی مجموعہ ''طلسمِ خیال'' شائع ہوا جب کہ اُن کا پہلا ناول ''شکست'' 1943ء میں شائع ہوا۔

کرشن چندر کے کچھ اہم ناول یہ ہیں۔ جب کھیت جاگے، باون پتے، طوفان کی کلیاں، ایک گدھے کی سرگزشت، غدار، ایک عورت ہزار دیوانے، آسمان روشن ہے، کاغذ کی ناؤ، لندن کے سات رنگ اور میری یادوں کے چنار وغیرہ انہوں نے بچوں کے لئے خصوصی طور پر تین مختصر اور دلچسپ ناول بھی لکھے۔ چڑیوں کی الف لیلیٰ، الٹا درخت اور لال تاج۔

1974ء میں کرشن چندر نے آخری بار اپنے اہل خانہ کے ساتھ پونچھ کا سفر کیا۔ آخر کار 1977ء میں 64 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

سوالات:

سوال:۔ کرشن چندر نے پونچھ کو روم کے ساتھ تشبیہ کیوں دی، وضاحت کیجئے۔

جواب:۔ کرشن چندر نے پونچھ کو روم کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کیونکہ خوبصورت روم سات ٹیلوں پر آباد ہے جبکہ پونچھ بارہ ٹیلوں پر آباد ہے۔ ٹیلوں کی وجہ سے پونچھ کو روم کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے

سوال:۔ کرشن چندر اپنے والد کے ساتھ شاہی محل میں کیوں گئے اور وہاں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب:۔ کرشن چندر اپنے والد کے ساتھ شاہی محل بیمار بادشاہ کی علاج کے لئے گئے تھے۔ وہاں کرشن چندر راجکماروں کے ساتھ کھیلنے لگے اور ایک دوسرے کو اپنی چیزیں دکھانے لگے۔ ایک راجکمار نے کرشن چندر کا چاقو چھین لیا۔ اس پر کرشن چندر نے غصے میں آکر اُسے دھکا مارا لیکن سب راجکماروں نے مل کر نہ صرف کرشن چندر کے کپڑے پھاڑے بلکہ اس سے بہت مارا بھی۔

جب ساری کہانی کا علم کرشن چندر کے والد کو ہوا تو انہوں نے بھی کرشن چندر کو مارا غرض کرشن چندر کو وہ چاقو ویسے تو نہیں ملا لیکن مار ضرور ملی۔

مرزا اسداللہ خان غالب

غالب کا پورا نام مرزا اسداللہ خان تھا۔ نجم الدولہ اور دبیر الملک خطابات تھے۔ مرزا نوشہ کے لقب سے بھی معروف تھے۔ تخلص پہلے اسد کرتے تھے پھر غالب اختیار کیا۔ ان کے بزرگ مغل بادشاہوں کے آخری دور میں ایران سے ہندوستان آئے۔ والد اور چچا فوج میں ملازم تھے۔ والد کی وفات کے بعد چچا مرزا نصر اللہ بیگ نے ان کی پرورش کی۔ لیکن ان کا انتقال بھی غالب کے بچپن میں ہی ہوا۔ ان وجوہ کی بنا پر ان کی تعلیم باقاعدہ طور نہ ہوسکی۔ غالب کا ننھیال آگرہ میں تھی لڑکپن کا زمانہ آگرہ ہی میں گزارا۔ غالب کی شادی تیرہ برس کی عمر میں دلی کے ایک معزز خاندان میں ہوئی۔ شادی کے بعد غالب دلی گئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آخری عمر میں اگرچہ اُن کی صحت بہت خراب رہتی تھی لیکن طبیعت کی شوخی برقرار رہی۔

غالب نے 1819ء کے آس پاس اُردو میں خط لکھنا شروع کیے۔ کچھ ہی دنوں میں ان کے طرز تحریر کی دھوم مچ گئی اور ان کے خطوں کے دو مجموعے ان کی زندگی میں ہی شائع ہوئے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک غالب کے خطوط اُردو نثر کے اعلیٰ شاہکاروں کی فہرست میں نمایاں مضامر کے حامل ہیں۔

سوالات:

سوال:۔ غالب کی خطوط نگاری پر پانچ جملے لکھئے۔

جواب:۔ غالب نے خطوط نگاری میں ایک نیا انداز تحریر ایجاد کیا۔ یعنی غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنادیا۔

(2) غالب نے اپنے خطوط میں بالکل بول چال کی زبان استعمال کی۔

(3) غالب نے پرانے زمانے کے خط لکھنے کے انداز کو بہت حد تک ترک کردیا۔

(4) غالب نے اپنے خطوط میں لمبے لمبے القاب سے بھی بہتر کیا۔

(5) غالب کے خطوط کا اہم عنصر شوخی وظرافت ہیں۔

(6) غالب کے اپنے خطوط میں عربی اور فارسی لفظ کا استعمال نہایت عمدگی میں کیا ہے۔

سوال:۔ غالب نے رام پور کی تعریف میں کیا کہا ہے؟

جواب:۔ غالب نے رام پور کی تعریف میں بہت کچھ کہا ہے۔ غالب نے رام پور کو دارلسرر کہا ہے اور لکھا ہے کہ جو لطف رام پور میں ہے وہ کہی اور نہیں ہے۔ غالب رام پور کے پانی کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ یہاں شہر سے تین سو قدم کی دوری پر کوسی نام کا ایک دریا ہے اُس کا پانی آب حیات سے بھی زیادہ شرین اور میٹھا ہیں۔